REGD No. L. 5254

155

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم دوشنبہ
۱۱ محرم ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۹ ظہور ۱۳۳۵ ہش | ۱۹ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸؍ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج بھی مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی نے جو ۱۶؍ اگست کو جابہ سے تشریف لائے بتایا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور حضور قرآن مجید کی تفسیر کے کام میں مصروف ہیں الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ حضور کو اللہ تعالےٰ تفسیر کے بابرکت کام کی تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۸؍ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی عام حالت تو خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے البتہ روزانہ حرارت اب بھی ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بھی ناساز ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری چند دنوں سے لاہور تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں آپ بخار کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔ اور طبیعت میں کافی اضطراب ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۸؍ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اہتمام پر زور دیا کہ احباب جماعت کو قرآن پر دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ انہیں ایک دفعہ انعام پانے والوں کا راستہ دکھانے کے بعد پھر انہیں ...

نہر سویز

اگر برطانیہ اور فرانس نے طاقت استعمال کی تو جنگ کی آگ مشرق وسطیٰ تک ہی محدود نہ رہے گی

لنڈن کانفرنس میں روسی وزیر خارجہ کی طرف سے برطانیہ اور فرانس کو شدید انتباہ

لنڈن ۱۸؍ اگست۔ نہر سویز کے مسئلہ پر ۲۲ ملکوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ کل اس میں تقریر کرتے ہوئے روس کے وزیر خارجہ مسٹر شیپلاف نے برطانیہ اور فرانس کو خبردار کیا کہ وہ تنازعہ سویز کے تصفیہ کے لئے طاقت کے استعمال سے باز رہیں۔ آپ نے کہا کہ اس اقدام سے مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں زبردست تصادم کا خطرہ ہے اور ممکن ہے کہ اس طرح جنگ کی آگ اپنی حدود سے نکل جائے۔ انہوں نے مغربی طاقتوں کا منصوبہ جو امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے پیش کیا تھا مسترد کر دیا اور اس کے بالمقابل جوابی تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے کہا نہر سویز کا مسئلہ طے کرنے کے لئے زیادہ ملکوں کی کانفرنس بلائی جائے۔ اور کانفرنس کے انعقاد سے قبل ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو اس کانفرنس کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کرے۔ اس کمیشن میں چار بڑی طاقتوں کے علاوہ بعض اور ملکوں کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں۔ اور ان ممالک میں انہوں نے ہندوستان کو بھی شامل کیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر شیپلاف نے کہا نہر سویز کے بارے میں مصر سے مشورہ کئے بغیر کانفرنس بلانا ۱۸۸۸ء کے معاہدہ کے خلاف ہے انہوں نے مزید کہا اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد مصر کے قومی مفاد اور خودمختارانہ حقوق کے منافی ہیں اور منتظمین نے انہیں عملاً ایک الٹی میٹم کی شکل میں پیش کیا ہے۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ ہو سکتا تھا کہ مصر کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیتا۔

مسٹر شیپلاف کی تقریر سے قبل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے نہر سویز کے بین الاقوامی کنٹرول کے متعلق چار نکاتی منصوبہ پیش کیا تھا۔

(۱) نہر کا انتظام ایک بین الاقوامی بورڈ کے ذمہ ہو گا۔ یہ بورڈ معاہدے کے ذریعہ قائم کیا جائے گا۔ اور اس کا تعلق اقوام متحدہ سے ہو گا۔ مصر کو اس بورڈ میں نمائندگی حاصل ہو گی۔ لیکن کوئی ملک اس پر حاوی نہیں ہو سکے گا (۲) نہر کی آمدنی سے مصر کو معقول حصہ دینے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور اس ضمن میں مصر کے تمام جائز حقوق اور اس کی خودمختاری کا خیال رکھا جائے گا (۳) بین الاقوامی سویز کینال کمپنی کو مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ (۴) اگر نہر کی آمدنی میں مصر کے حصہ یا کمپنی کے معاوضہ کے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہوا۔ تو اس کا فیصلہ ایک ثالثی کمیشن کریگا۔ جسے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے مقرر کیا جائے گا۔

کرنل ناصر کے چیف پولٹیکل سکرٹری ونگ کمانڈر علی صابری نے جو آجکل لنڈن آئے ہوئے ہیں مغربی طاقتوں کے منصوبے کو رد کر دیا ہے۔

کل انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ ہم نہر کا انتظام کسی آزاد ادارے کے ہاتھوں میں دینے پر رضامند نہیں ہوں گے۔ بلکہ نہر اور اس کی معیشت بلاشرکت غیرے کنٹرول رکھنے پر اصرار کریں گے۔

سکارنو کی طرف سے مصر کی حمایت

جکارتہ ۱۸؍ اگست۔ انڈونیشیا کے صدر سکارنو نے اعلان کیا ہے کہ مصر نہر سویز کو قومی ملکیت بنانے کا پورا حق رکھتا ہے۔

فوج پھر غذائی انتظام سنبھال لیگی

ڈھاکہ ۱۸؍ اگست۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بیس اگست سے فوج پھر مشرقی پاکستان میں سمگلنگ کی روک تھام کا کام غذائی نقل وحمل اور دوسرے انتظامات سنبھال لے گی۔ یاد رہے فوج ۱۳؍ اگست کو غذائی نظم ونسق سے دستکش ہوئی تھی۔

روسی اور امریکی وزراء خارجہ سے جناب حمید الحق چوہدری کی ملاقاتیں

نہر سویز کے تصفیہ سے متعلق بعض اہم امور پر تبادلہ خیالات

لنڈن ۱۸؍ اگست۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب حمید الحق چوہدری نے کل روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلاف سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات خود مسٹر شیپلاف کے ایماء پر ہوئی۔ اس میں پاکستانی ہائی کمشنر مقیم انگلستان جناب اکرام اللہ نے بھی شرکت کی۔ اس سے قبل جناب حمید الحق چوہدری امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے ایماء پر ان سے ملے۔ آج دوپہر کا کھانا آپ انڈونیشی وزیر خارجہ کے ساتھ کھائیں گے پیر کو آپ فرانس کے وزیر خارجہ سے ملنے والے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں نہر سویز کے تصفیہ سے متعلق بعض اہم امور پر تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔

مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلےٰ جناب ڈاکٹر خان صاحب نے صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی سے طویل بات چیت کی۔

فضل الحق اور ابو حسین سرکار

آج تیسری بار پھر کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۸؍ اگست۔ مشرقی بنگال کے گورنر جناب فضل الحق اور وزیر اعلےٰ جناب ابو حسین سرکار آج تیسری بار پھر ڈھاکہ سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مشرقی پاکستان کے تین وزیر اور متحدہ محاذ کے بعض لیڈر بھی اسی جہاز سے کراچی آ رہے ہیں انہیں مشرقی پاکستان کی سیاسی صورت حال کے متعلق تبادلۂ خیالات کے لئے کراچی طلب کیا گیا ہے۔ کل مغربی پاکستان کے گورنر جناب ...

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۶ء

سادہ زندگی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ "تحریک جدید" کا پہلا مطالبہ سادہ زندگی ہے۔ سادہ زندگی کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اپنی ضروریات زندگی میں سادگی اختیار کریں۔ اور خواہ مخواہ فضول خرچی نہ کریں۔ یہ مطالبہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے کئی پیرایوں میں فضول خرچی سے منع فرمایا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا ہے کہ

انہ لا یحب المسرفین

یعنی اللہ تعالیٰ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ کا کسی چیز کو پسند کرنا یا ناپسند کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ ہماری اور آپ کی پسند یا ناپسند کی طرح نہیں ہے۔ فضول خرچ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسا کہ کسی اور گناہ کا مرتکب گنہگار ہے۔ جہاں تک صحت مند زندگی قائم رکھنے کا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ طیبات کے اکل و شرب اور زینت لباس سے منع نہیں فرماتا۔ لیکن جب ان چیزوں کا استعمال عیاشی کی حدوں کو چھونے لگتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ہمیں آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔

یہ تو معمولی زندگی کے لئے اللہ تعالےٰ کے اصول ہیں۔ جو اس نے انسانی حیات کے ارتقاء کے لئے ہمیں دیئے ہیں۔ لیکن الٰہی جماعتوں کی ابتدائی زندگی میں ایسے اوقات اکثر آتے ہیں۔ کہ ہمیں فضول خرچی تو الگ رہی ویسے بھی اپنی معمولی ضروریات زندگی میں بھی بڑی حد تک احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک ایک پیسہ کے صرف پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے۔ اور کام و دھن کی لذتوں اور قز و کمخواب کی آسودگیوں سے ہاتھ کھینچنا پڑتا ہے۔ تاکہ جو مال ہم اس طرح بچائیں۔ وہ جماعت کے اجتماعی مفاد اور تحریک الٰہی کے آگے بڑھانے کے کام میں آئے۔

اس لحاظ سے تحریک جدید کوئی انوکھی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ ہر الٰہی جماعت کے ابتدائی حالات میں حالات کے مطابق وہی مطالبات پورے کرنے پڑتے ہیں۔ جن کی تفصیل کسی قدر تحریک جدید کے مطالبات کی صورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھی ہے۔ اس تحریک کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں غیر معمولی طور پر اپنے ذاتی اخراجات میں کمی کرنی چاہیئے۔ دوسری طرف ہمیں اپنی خداداد طاقتوں اور قابلیتوں کا پورا پورا استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ کمانا چاہیئے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ انفاق کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے آغاز ہی میں فرمایا ہے:۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون۔

اس طرح اللہ تعالےٰ نے متقیوں کی شناخت کے لئے جو ضروری صفات بیان فرمائی ہیں۔ وہ ایمان بالغیب۔ اقامت صلوٰۃ۔ اور انفاق ہیں۔ ان تینوں میں سے اگر کسی میں ایک کی بھی کمی ہوگی۔ تو اس کو متقی نہیں کہہ سکتے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جو لوگ محنت مشقت نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے رزق کے لئے کمائی نہیں کرتے۔ وہ متقی کی اس صفت انفاق سے عاری رہتے ہیں۔ ایسے اتقا کو اتقا نہیں کہا جا سکتا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود انفاق کے اتنے پابند تھے۔ کہ جو مال بھی آپ کے ہاتھ آتا۔ قومی کاموں اور بے نواؤں کی مدد میں صرف کر دیتے۔ اگر وہ چاہتے تو کروڑوں کی جائیداد اپنے اور اپنے ورثاء کے لئے جمع کر سکتے تھے۔ لیکن آپ اپنی ذات پر بھی کم سے کم خرچ کرتے۔ اور باقی سب کا سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں انفاق کر دیتے۔

یہی صحابہ کرامؓ کی حالت تھی۔ اکثر وقت پڑنے پر اپنا سارا سارا اندوختہ پیش کر دیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اسلام کی ابتدائی حالت میں غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت تھی۔ اور وہ اس کو اچھی طرح محسوس کرتے تھے۔ انہی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے انہیں ایسے مراتب عطا فرمائے۔ کہ تاریخ بنی آدم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

آج اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تجدید و احیائے دین کے کام میں جہاد کرنے والوں کو مراتب عطا کرنے کے اس نے بڑے بڑے وعدے فرمائے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ مراتب انہی کو مل سکتے ہیں۔ جو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور اسی طرح اپنے جان و اموال قربان کریں گے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والوں نے پہلے کئے ہیں۔ اور انہی کی طرح اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں گے جس طرح انہوں نے گذاریں۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا پہلا مطالبہ سادہ زندگی رکھا ہے۔ اس میں کئی شقیں ہیں۔ جن میں سے چند کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا ہے۔ اول یہ کہ ہمیں کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ کہ ہم کھانے میں ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کریں۔ ظاہر ہے کہ جب ہم کو ایک سے زیادہ سالن استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ تو دوسرے چونچلے اور چسکے تو بالکل ہی ممنوع ہیں۔ یہ امام وقت کا حکم ہے۔ جس کی تعمیل فرض کا حکم رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی پابندی لفظ بہ لفظ کرنی چاہیئے۔ دوسری بات لباس میں سادگی اختیار کرنا ہے۔ اس ضمن میں خواتین کا خاص طور پر فرض ہے کہ وہ اپنے ملبوسات میں فضول خرچیوں سے بچیں۔ اگرچہ بعض مرد بھی لباس میں بڑے بڑے تکلف کرتے ہیں۔ لیکن خواتین زیبائش و آرائش کے اخراجات میں مردوں سے بہت آگے نکل جاتی ہیں۔ اسی طرح زیور۔ علاج۔ سینما بینی۔ شادی۔ بیاہ۔ آرائش و زیبائش میں جہاں تک ممکن ہو۔ ہمیں اخراجات میں کمی کرنا چاہیئے۔

سادہ زندگی گزارنے کا صرف یہی فائدہ نہیں ہے۔ کہ ہم فی سبیل اللہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس میں ہمارے ذاتی فوائد بھی ہیں۔ اس طرح ہم کو غیر معمولی ضروریات کے لئے پس انداز کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور ہم قرض کی لعنت سے بھی بچ سکتے ہیں۔ یہ باتیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کافی تفصیل کے ساتھ جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت بڑی حد تک ان پر عمل بھی کر رہی ہے۔ لیکن ابھی اس میں ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔ جس کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ "سادہ زندگی" تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ "سادہ زندگی" کے متعلق از سر نو نئے جوش اور نئے ارادہ سے مہم شروع کریں۔ تاکہ ہماری جماعت پورے طور پر اس کے فوائد سے متمتع ہو۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ جماعتیں اس کی طرف سے کچھ سست ہو گئی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعتوں کے عہدیدار اور با اثر اصحاب اپنی اپنی جماعت کو بیدار کریں۔ یہ کام خاصکر خدام کو پوری کوشش سے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ کیونکہ فضول خرچی کا مرض اکثر نوجوانوں کو ہی شکار کرتا ہے۔ معمر احباب تو فطرتاً سادہ زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ البتہ نوجوانوں کو ذرا دقت محسوس ہوتی ہے۔

اعانت الفضل

(۱) مکرم ظہور احمد شاہ صاحب کے بھائی لیفٹیننٹ سید ناصر احمد شاہ صاحب نے پاکستان نیوی نے انگلستان میں اپنی ٹریننگ کا پہلا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں مکرم ظہور احمد شاہ صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت اخبار الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جائے گا۔

(۲) مکرم محمد حسین صاحب اکونٹنٹ پی ڈبلیو ڈی صوابی مردان کو اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ مکرم محمد حسین صاحب نے اس خوشی میں ۔/۵ روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا۔

(۳) مکرم محمد امین خاں صاحب بنوں شہر کی بچی تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ محمد امین خاں صاحب نے پانچ روپے بطور اعانت اخبار الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم
(المسیح الموعود)

از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بی۔ اے نائب ناظر اصلاح وارشاد

مولانا محمد یعقوب خان صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ۳ اگست ۱۹۵۶ء کو خطبہ جمعہ کے دوران (جو ۸ اگست "پیغام صلح" کے صفحہ ۵ پر شائع ہوا ہے) موجودہ اسلامی تحریکات کے سلسلہ احمدیت کا مقابلہ کرکے بعض ٹھوس حقائق پیش کئے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"جوں جوں مسلمانوں کی ایسی تحریکات ہمارے سامنے سے گزرتی جارہی ہیں اسلام کے اس نقشہ پر ہمارا ایمان بڑھتا جارہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا ہے . . . . حضرت مسیح موعود نے ہمیں جن باتوں علم کی تعلیم دی۔ وہ راسخ عقائد اسلامی ہیں۔ انہی کو آپ نے دین قرار دیا . . . . . . آپ کی تحریریں انسان میں مخفی قوتیں بیدار کرتی ہیں اور انسان کو اوپر کھینچ لے جاتی ہیں۔ دماغی عیاشی میں مبتلا نہیں کرتیں۔ جس سرچشمہ سے آپ دنیا کو سیراب کرتے ہیں۔ اس سے ان ادیبانہ تحریکات کو حصہ نہیں ملا۔ یہ بڑا فرق ہے۔ جو آسمانی تحریک اور زمینی تحریک میں نظر آتا ہے . . . . ووکنگ مشن کو ہی لیجئے۔ وہ اس تحریک کے آسمانی سرچشمہ ہونے پر ایک چمکتا ہوا نشان ہے . . . . . اس کے بالمقابل ایک اور اسلامی ادارہ ہے۔ جس کے پیچھے تمام اسلامی دنیا کے سفارتخانے ہیں۔ لیکن وہ ووکنگ کے بالمقابل ہیچ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ہزار نقد نمائی بکے جو سکہ نہیں
یہ نقش خوب عیار رحمت کا ہے بخدا

ایک ایک احمدی نشان بن سکتا ہے اور بن چکا ہے ووکنگ مشن کی مقبولیت کو دیکھ کر کئی لوگوں نے یورپ میں مبلغ بھیجے لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی"

(پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء)

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ اسلام کا یہی نقشہ صحیح اور درست ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔ اور جو آج احمدیت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس پر ہمارا ایمان یقیناً مولانا محمد یعقوب خان صاحب اور ان کے دیگر ساتھیوں سے بھی کہیں بڑھ کر ہے (بلکہ ہمیں اس امر پر دلی خوشی ہے۔ کہ ہمارے یہ دوست بھی ان امور پر ایمان رکھنے کا اب علی الاعلان اظہار کررہے ہیں) لیکن اس ضمن میں جو بات ہر باخبر شخص کو کھٹکتی ہے۔ وہ مولانا موصوف کا وہ استدلال ہے۔ جو انہوں نے ووکنگ مشن کی کامیابی سے احمدیت کے آسمانی سرچشمہ ہونے پر کیا ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں اس کامیابی کے سہرے کو اپنی جماعت کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے:

اپنے خطبہ میں ووکنگ مشن کے متعلق ایک پاکستانی اخبار نویس کی رائے کو پیش کرکے مولانا موصوف کی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ خود ووکنگ مشن احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے، یہ ووکنگ مشن کی غلط عزت افزائی اور احمدیت کی طرف ایک ناروا نسبت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ احمدیت کی صداقت اور اس کے آسمانی نور پر یقیناً خود مولانا موصوف کے مشاہدہ و مطالعہ میں ایسی کئی شہادتیں ہیں۔ کہ اگر مولانا ان میں سے کسی ایک کو بھی پیش کرتے تو ان کے سامعین اور قارئین کے لئے ان کی پیش کردہ بات کے تسلیم کرنے میں تامل کی کوئی گنجائش نہ ہوتی! لیکن جس "ووکنگ مشن کی کامیابیوں" کو انہوں نے ایک اخبار نویس کے حوالہ سے پیش کیا ہے۔ اسی ووکنگ مشن کا امام اسی اخبار نویس کے توسط سے اور اسی اخبار کے اسی مضمون میں یہ کہتا ہے کہ

"لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ ووکنگ مشن جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ووکنگ مسجد اور مشن بالکل آزاد ادارے ہیں اور کسی بھی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ہمارا اسلام فرقہ بندیوں سے بالا ہے۔ جو کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے مسلمان ہے اور ہم اسے مسلمان سمجھنے کے لئے اس سے زائد کوئی تجسس نہیں کرتے۔ ووکنگ مسجد اور مشن کا تعلق احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے صرف اس قدر ہے۔ کہ انجمن مشن کے بجٹ کی کمی کو پورا کردیتی ہے۔

(پاکستان ٹائمز عید سپلیمنٹ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء)

پس جس مشن کا امام ہی اسے احمدیت سے الگ کوئی چیز بتارہا ہے۔ اسے احمدیت کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان قرار دینے میں کون شخص مولانا موصوف کو حق بجانب قرار دے سکتا ہے۔

ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ یقیناً مولانا نے احمدیت کے حق میں جو بات کہی ہے وہ صحیح اور سچ ہے۔ اور اس پر ہم خود بصدق دل پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت کے طور پر سینکڑوں دلائل و شواہد مہیا کرسکتے ہیں۔ لیکن ووکنگ مشن جس کا تعلق خود اس کے امام کی زبانی احمدیت سے قطعاً کوئی نہیں اس کو احمدیت کی کامیابی یا اپنی جماعت کے کارنامہ کے طور پر پیش کرنا یقیناً درست نہیں جبکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ووکنگ مشن ڈاکٹر لائٹنر مرحوم کے ورثاء سے سر عباس علی بیگ کی کوششوں سے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو واپس ملا تھا۔ تو خواجہ صاحب سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ یہاں سے احمدیت کے پیغام کی اشاعت نہیں کریں گے چنانچہ ابتدائے عہد سے آج تک ووکنگ مشن کے کارکنان اس کی پابندی کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور انہوں نے کبھی مخفی قوتوں کو بیدار کرنے والا احمدیت کا پیغام وہاں سے نشر نہیں کیا۔

پھر خود ووکنگ مشن کے موجودہ امام مولانا عبدالمجید صاحب باوجود اس اعتراف کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور اگر وہ نہ آتے تو سارا ہندوستان عیسائی ہوجاتا وہ صاف اور صریح الفاظ میں اپنے احمدی نہ ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ ان حالات میں ووکنگ مشن کے کام کو کم از کم احمدیت کے نشان کے طور پر پیش کرنا تو قطعاً درست نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کے مقابلہ پر اس کا موجودہ کام یقیناً مولانا محمد یعقوب خان صاحب کے اس اعتراف کے لئے ضرور زمین تیار کردیتا ہے کہ

"مجھے اعتراف ہے کہ ہم لوگ اس معیار سے گر گئے ہیں جس پر ہمیں کھڑا کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری نظروں سے زندگی کا وہ نقشہ اوجھل ہوگیا ہے۔ جو امام وقت نے پیدا کی تھی۔"

ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آج ووکنگ مشن یوں احمدیت سے لاتعلقی کا اظہار کرتا اور وہاں سے وہ پیغام نشر نہ ہوتا جس میں سارے جہان کی زندگی ہے۔

مولانا موصوف کا یہ خطبہ اس لحاظ سے بھی بے شک بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ انہوں نے یہ بات کہہ کر غیر ارادی اور لاشعوری طور پر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم جیسے لوگوں کی بھی تردید کردی ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عہد میں ریویو آف ریلیجنز سے احمدیت کا ذکر نکال دینے کی غلط سعی کی تھی۔ اور پھر ووکنگ مشن کا چارج لیتے وقت اس اقرارنامہ پر دستخط کردیئے تھے۔ کہ وہ احمدیت کی تبلیغ یہاں سے نہیں کریں گے۔

اے کاش کہ ووکنگ مشن بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کا علمبردار بنکر فی الحقیقت احمدیت کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان بنتا اور مولانا موصوف ایسا کہنے میں حق بجانب ٹھہرتے۔ لیکن جب تک ایسا نہیں۔ اس وقت تک تو بہرحال اس پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھا جاتا رہے گا۔ کہ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶ اگست ۱۹۵۶ء کو وسیع پیمانہ پر منعقد کیا جائے

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء کو پوری تیاری اور شان وشوکت سے کئے جائیں۔ جماعتیں انتظامات ابھی سے کرلیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نئے اسلامی سال کا آغاز

اور

چودھویں صدی کا مجدّد

مسلمانوں کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

از مکرم چودھری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی واقف زندگی

اسلام ایک زندہ اور عالمگیر مذہب اس کا دائرہ حیات قیامت تک ممتد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ زندہ رہنے اور اس کے استحکام کے لئے نہایت شاندار اور مستقل انتظام فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اسلامی شریعت کی حفاظت کا پُرزور ذکر فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

ہم نے ہی اس شریعت کو نازل کیا ہے۔ اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے حفاظت کس طرح ہوا کرے گی سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت کے لئے فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی قال قال رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

(ابوداؤد جلد ۲)

کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس میری امت کے لئے ہر صدی کے سر پہ مجدد مبعوث فرماتا رہے گا جو آکر دین اسلام کی تجدید کیا کرے گا۔

سو خدا تعالیٰ کے انتظام حفاظت کا ظہور ہمارے پیارے آقا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے موافق آج تک مجددین کے ذریعہ ہوتا رہا ہے۔ اور مجددین کرام رحمۃ اللہ علیہم کو اللہ تعالیٰ بھیجتا رہا۔ جو حسب حالات اور حسب استعداد اور حسب ضروریات زمانہ اپنے اپنے رنگ میں اسلام کی حفاظت اور امت محمدیہ کی اصلاح فرماتے رہے۔

جب آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشن کو قائم رکھنے اور اس کے استحکام کے لئے اب تک ہر صدی کے سر پر مجددین آتے رہے ہیں تو کیا یہ ضروری نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس چودھویں صدی کے لئے بھی کسی کو مجدد بنا کر بھیجتا۔ اگر اس صدی کے لئے مجدد نے نہیں آنا تھا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ تیرہ صدیوں تک تو مجدد ضرور آتے رہیں گے۔ مگر چودھویں صدی میں نہیں آئے گا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کے الفاظ عام ہیں۔ اور وضاحت سے یہی بتا رہے ہیں۔ کہ ہمیشہ ہی مجددین اللہ تعالیٰ بھیجتا رہے گا پس اس صدی کا۔ مجدد بھی یقیناً اور یقیناً آنا چاہیئے تھا۔

خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ یہ صدی بھی خالی نہیں گئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا عظیم الشان مجدّد (جس کے دوسرے صفاتی نام مسیح موعود اور . . . . . . مہدی معہود بھی ہیں۔) عین وقت پر آ گیا۔ وہ خود اعلان کرتا ہے

وارسلنی ربی لتائید دینہ
فجئت بھذا القرن عبداً مجدداً

میرے خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے دین اسلام کی تائید کی غرض سے ہی بھیجا ہے۔ اور میں اس صدی کا مجدد بن کر آیا ہوں۔

(کرامات الصادقین)

(ا) فرماتے ہیں۔ "مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا"۔

(اربعین ۳ ص۲)

(ب) حضور اپنی کتاب ضرورۃ الامام میں مزید وضاحت سے فرماتے ہیں۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس (اور اب تو ۱۷ برس سن ہجری سے گذر گئے۔ ناقل) بھی گذر گئے . . . . پس بخدا میں کشتی کے میدان میں کھڑا ہوں۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا۔ اور اب حجۃ اللہ کے نیچے ہے"۔

(از کتاب ضرورۃ الامام مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

(ج) فاللّٰہ ارسلنی لاحیی دینہ
حق فھل من راشد مستلہم

پس حق بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں اس کے دین (اسلام) کو از سر نو زندہ کروں۔ کیا کوئی عقلمند ہے جو مجھے قبول کرے۔

کیا مجدد دین کے لئے دعوے کرنا ضروری نہیں؟

سوال:۔ بعض غیر احمدی بھائی کہدیا کرتے ہیں۔ کہ مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں اسلئے ممکن ہے کہ اس صدی کا مجدّد دنیا میں موجود ہو۔ مگر اس نے دعوےٰ نہ کیا ہو۔ کیا کسی پہلے مجدد نے بھی دعویٰ مجددیت کیا ہے؟

جواب (۱) اول تو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ مجدد کے لئے دعوے کرنا ضروری نہیں۔ کیا خدا تعالیٰ نے یا سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ دوسرے (۲) عقلی طور پر اگر غور کیا جائے تو مجددین کے لئے دعوے کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ خدا تعالیٰ نے ان کو بتا دیا ہو کہ انہیں اصلاح خلق اور تجدید دین کے لئے بھیجا گیا ہے۔ سوچئے اگر ایسے مجددین دعوے نہ کریں یا اعلان نہ کریں تو مخلوق کو کیسے پتہ لگے کہ واقعی یہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ اسلئے ہمیں ان کو قبول کر لینا چاہیئے۔ مجددین کے مشن کی غرض ہی ہوتی ہے۔ استحکام و اشاعت دین۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے روحانی فوج تیار کرتے ہیں۔ بتایئے۔ کہ جب ان کی طرف سے اعلان ہی کوئی نہ ہو۔ اور دعوت الی الحق ہی نہ ہو۔ تو قوم ان کی فوج میں کیونکر بھرتی ہو سکتی ہے۔

(۲) دوم۔ یہ واقعات کے بھی خلاف ہے۔ جہاں تک گذشتہ مجددین کا تعلق ہے۔ چونکہ ان تمام کی جملہ تحریرات ہمارے پاس محفوظ نہیں ہیں۔ اسلئے ہر ایک کا دعوےٰ بھی ان کی اپنی زبانی دکھایا نہیں جا سکتا۔ ان بعض مجددین رحمۃ اللہ علیہم جن کی بعض تحریرات محفوظ ہیں۔ ان میں سے تین کا دعوےٰ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"صاحب این علوم و معارف مجدد این الف است کما لا یخفی علی الناظرین فی علومہ و معارفہ الخ"

(مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب چہارم بحوالہ احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک) یعنی ان علوم و معارف کا مالک۔ اس الف ثانی کا مجدد ہے۔ جیسا کہ اس کے علوم و معارف پر غور کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے۔ یعنی آپ اپنے متعلق یہ فرما رہے ہیں کہ میں جو ان صفات کا حامل ہوں۔ مجدد الف ثانی ہوں۔

(ب) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قد البسنی اللّٰہ خلعۃ المجددیۃ"۔

(تفہیمات الٰہیہ)

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مجددیت کی خلعت پہنائی ہے۔ یعنی مجھے مجدد بنایا ہے۔

(ج) حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ انی المجدد (حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب آف بھوپال ص ۱۳۵) کہ یقیناً میں مجدد ہوں۔

سوم۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ عام طور پر دعوے کرنا ضروری نہیں۔ پھر بھی ہم کہتے ہیں۔ کہ چودھویں صدی کے مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا نہایت ضروری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہائے یہ قوم نہیں سوچتی۔ کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا فلاں آدمی ہے۔ ہائے یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اگر مہدی معہود موجود نہیں تھا تو کس کے لئے آسمان نے خسوف و کسوف کا معجزہ دکھلایا۔ افسوس یہ کبھی نہیں دیکھتے کہ یہ دعوے بے وقت نہیں۔ اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا تھا۔ کہ میں مظلوم ہوں اور اب وقت ہے کہ آسمان سے میری نصرت ہو"۔

(ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ ص ۱۱۲)

(باقی ص ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے خطوط

محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور ڈویژن تحریر فرماتے ہیں:۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج ایبٹ آباد میں حضور کے خطبہ جمعہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۶ء پر نظر سے گذرا۔ کہ امیر جماعت احمدیہ مردان نے اللہ رکھا کو مہمان رکھا۔ اور دریافت پر امیر صاحب نے فرمایا۔ کہ میں اللہ رکھا سے واقف نہیں۔ اور ڈاکٹر محمد دین صاحب کا اللہ رکھا کو مہمان رکھنا ان کے ایمان کے نقص کا باعث قرار دیا۔ پڑھ کر ارادہ کیا۔ کہ حضور کو اصل واقعہ سے مطلع کروں۔ جماعت مردان کا مقامی امیر تو میں خود ہوں۔ میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ اللہ رکھا مجھے بکٹ گنج مردان کی مسجد میں بوقت نماز جمعہ ملا۔ اور اس کے بعد وہ پشاور چلا گیا۔ مردان میں اس نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس سے خاکسار کو یا جماعت کو کوئی شبہ گذرتا۔ دوست یا دشمن کو جو گھر پر آئے مہمان رکھنا اور اسکی عزت کرنا ہمارے ملک کا دستور ہے۔ اللہ رکھا کی کوئی تخصیص نہیں۔ اللہ رکھا میرے گھر ہوتی ہرگز نہیں آیا۔ ہاں نائب امیر میاں شہاب الدین صاحب کے ہاں ضرور مہمان رہا ہوگا۔ کیونکہ مہمان نوازی میں میاں شہاب الدین صاحب قابل رشک ہیں۔ اور میں ان کو جوانی کے زمانہ سے جانتا ہوں۔ کہ نہایت مخلص احمدی ہے۔ ان کو منافقین سے کوئی تعلق نہیں۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب بھی ایک نیک اور مخلص احمدی ہیں۔

چونکہ امیر جماعت مردان میں ہوں۔ میرے متعلق جماعت میں غلط فہمی ہوگی۔

محترم میاں شہاب الدین صاحب نائب امیر ہیں۔ اخبار الفضل میں یہ تردید شائع فرمائی جائے۔

سیدی۔ میں نے حضرت احمد علیہ السلام کو مانا ہے۔ ہمارا ہر ایک شخص بھائی اور دوست ہے۔ جو حضرت احمدؑ اور اس کے مرکز۔ خلافت اور نظام اور کام سے متفق ہو۔ اور جو بھی اس کے خلاف ہو۔ وہ ہمارا کیا لگتا ہے۔ ہم کو احمدیت اور خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے محبت اور اخلاص ہے۔ مگر ان کی جو اولاد اس کے خلاف ہو۔ یا کسی صحابی کی اولاد اس کے خلاف ہو۔ اس سے ہم کو کیا کام ہے۔

حضرت نورالدین رضؓ کا فرزند عبدالحی صاحب فوت ہوگئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بمعہ خاص رفقاء قادیان آئے۔ مجھے اس سے حیرت ہے کہ حضرت نورالدینؓ کے اعداء خاندان نورالدین رضؓ کے ہمدرد ہوں۔ کھلی منافقت تھی۔ ہم خلافت کی قدر و منزلت جانتے ہیں۔ ہم کو کوئی منکر خلافت دھوکہ نہیں دے سکتا۔ خدا کرے۔ کہ ہم ان کے شر سے تازیست محفوظ رہیں۔ غیر مبائعین کو تو خاکسار سے بسبب ان کی مخالفت اور مقابلہ کے قلبی عداوت ہے۔ اور قصہ خوانی بازار پشاور میں جو مارچ ۱۹۳۵ء میں مجھ پر ایک قاتل احراری نے حملہ کیا تھا۔ اس کا اصل باعث اور محرک بھی پشاور شہر کے غیر مبائعین تھے۔

میں مکرر عرض کرتا ہوں۔ کہ خاکسار اللہ رکھا سے قطعاً ناواقف تھا۔ اور کبھی مردان کی آمد سے قبل اس سے نہ ملا تھا۔ نہ اس سے کبھی خط و کتابت تھی۔ اس نے کہا کہ وہ احمدی ہے۔ درویش ہے بیمار رہا ہے۔ تبدیل آب و ہوا کے واسطے چکر لگاتا ہے۔ نادار ہے۔ تبلیغ کرتا ہے۔ میں نے اس کو مبلغ دس روپے ضرور بطور امداد دیئے۔ حضرت نورالدین رضؓ کی اولاد کی میرے ساتھ کوئی خط و کتابت نہیں۔ خاکسار قاضی محمدؐ یوسف احمدی امیر مقامی جماعت احمدیہ مردان اور امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور ڈویژن

مکرم محمد اقبال حسین صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

سیدنا و مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ حضور کی اس تکلیف میں کیا عرض کروں۔ میرے دل کی حالت یہ ہے۔ کہ اب جبکہ میں عریضہ لکھنے لگا ہوں۔ دو تین دفعہ کوشش کی ہے۔ لیکن ہر دفعہ حضور کی کمزور صحت کا خیال کر کے بے اختیار دل بھر آتا ہے۔ اور سوائے رو کر اپنے دل کی کمزوری کے احساس کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں خاکسار نے درد بھرے دل کے ساتھ حضور کی صحت کے بڑھائے جانے اور اس خطرناک فتنہ کے مٹائے جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ یہ حالت میری ہی نہیں بلکہ مجھ سے بہتر ہزاروں اور خدام کی بھی ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حضور کی بیعت بغیر کسی توقف کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ اب ایسے عظیم الشان انسان کی اولاد کی یہ حالت دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ باوجود حضور کی انتہائی قربانیوں کے اس قسم کا انقباض حضور کے متعلق اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نازل فرمائے۔

میری بیوی نے بتایا۔ کہ جو کچھ حضور نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کے حرم محترم مرحومہ و مغفورہ کی بیماری کے دوران میں ان لوگوں کی لاپرواہی کے متعلق اپنے پہلے بیان میں لکھا ہے۔ وہ لفظ بہ لفظ درست ہے۔ وہ اپنی بہن محترمہ اہلیہ سید سردار حسین صاحب کے ساتھ خبر لینے کے لئے گئیں۔ تو مرحومہ کی حالت کو دیکھ کر بے اختیار ہو گئیں۔ کہ جس کی خدمت کے لئے خلیفہ وقت اور سلسلہ اور دوستوں کی طرف سے ایک بڑی رقم ان لوگوں کو مل رہی ہے۔ اس کی مرض الموت میں یہ کس مپرسی کی حالت قابل رحم ہے۔

میں ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اس قلبی تکلیف میں وہ ذات پاک ہی حضور کا سہارا ہو۔ اور بے شک اس قادر اور حکیم خداوند کریم کے سامنے ان فتنوں کا پیدا ہونا یہ بھی اسکی حکمت کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور اور حضور کے خاندان اور اس تمام خدائی کارخانہ پر ہر قسم کے افضال نازل فرمائے۔ اور حضور کی مبارک زندگی کو صحت اور کام کے ساتھ ممتد فرمائے۔ تا یہ لوگ بھی ایک دفعہ پھر ایک عظیم الشان نشان دیکھیں۔ جس قسم کے کئی نشان اس سے پہلے بھی دیکھ چکے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ اس دفعہ فائدہ بھی اٹھالیں۔

راقم خاکسار ادنیٰ خادم محمد اقبال حسین عفی عنہ

سید صوفی عبدالرحیم صاحب لدھیانوی میرپور خاص سے تحریر فرماتے ہیں:۔

یا سیدی و مولائی۔ سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جونہی مجھے الفضل سے تفصیلات معلوم ہوئیں تو مجھے تمام پرانا زمانہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ مجھے حضور کی خلافت سے دلی وابستگی رہی ہے۔ میں نے ایسے قماش کے لوگوں سے جو حضور کی خلافت کے درپردہ یا علانیہ مخالف رہے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں اب تک حتی الامکان ملنے جلنے سے احتراز کیا ہے۔ جو ملاقاتیں ہوئیں بھی وہ اتفاقیہ یا مجھے علم نہ ہونے کے سبب سے خیال نہ رہا ہو۔ ایک خیال میرا اس فتنہ اللہ رکھا وغیرہم کے معاملہ میں میاں عبدالوہاب کا نام آجانے سے پورا ہوگیا مجھے جو بھی معلوم ہے۔ وہ اپنے خدائے علیم و بصیر کو سامنے رکھ کر بیان کرنے میں تامل نہیں آقا! آپ کو خود بھی معلوم ہے۔ کہ مجھے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے گھر رہنے کا اتفاق ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مجھے بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضرت اماں جی اور آپا امۃ الحی صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے سامنے فرمایا تھا۔ کہ "آج ہم نے اس بچے (عاجز صوفی عبدالرحیم) کے لئے بڑی بڑی دعائیں کی ہیں"۔ مجھے بھی مشکوری کے جذبہ سے حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور اور ان کے متعلقین سے عقیدت مندی تھی۔ چونکہ ۱۹۱۹ سے اب تک میں پہلے ملٹری۔ برما اور ریلوے میں سفروں کی ڈیوٹی دیتا رہا۔ جب کبھی موقعہ ہوتا سلام کے لئے ان لوگوں سے بھی ملتا۔ مگر مجھے پاکستان میں چند سال پیشتر کی ملاقاتوں میں میاں عبدالوہاب صاحب عمر کی طبیعت میں قدرے انقباض محسوس ہوتا رہا۔ جب کبھی گفتگو ہوتی حضور کی خلافت سے ان کی بے رغبتی اور عدم توجہگی محسوس ہوتی۔ میں خوف و خدشہ محسوس کرکے کہ میں ایک گنہگار اور کمزور انسان ہوں، میں قصداً علیک سلیک اور مزاج پرسی وغیرہ کرکے آجاتا۔ مگر ہاں ایک دفعہ چند سال قبل جب سندھ سے میں لاہور آیا۔ تو ایک دو ادویہ کی غرض سے میں نے میاں عبدالوہاب سے ملاقات کی۔ تو میں نے اثناء گفتگو میں حضور کے متعلق کوئی معمولی انداز ان کا محسوس کیا۔ اور اسی وقت مجھے دل میں محسوس ہوا۔ کہ ان کو خلافت ثانیہ سے کوئی دلی لگاؤ معلوم نہیں دیتا۔ ان کی مسکراہٹ میں کچھ تنفر محسوس ہوا۔ چونکہ میرا رویہ ایسا تھا کہ میں ان کا شکار نہیں ہو سکتا تھا۔ نیز میں نے کبھی دلی خوف محسوس کیا۔ مجھے مایوسی بھی ہوئی۔ کہ خلیفہ اول رضؓ تو خداوند کریم کے ایک روحانی اور پیارے خداترس بندے تھے۔ یہ تو دنیاداری میں پڑ چکے ہیں۔ اور ان کی دوائیوں میں بھی اثر باقی نہیں رہا۔ مجھے اندر ہی اندر ان سے دوری ہوگئی۔ اور میں نے اس کا اظہار اپنے گھر بھی کیا۔ کہ میاں عبدالوہاب ہے تو ایک عظیم المرتبت انسان کا بیٹا۔ مگر دنیادار اور لاپرواہ نظر آتا ہے۔ خلافت ثانیہ سے بھی میں نے ان کو بے رغبت سا پایا۔ مگر معاملہ کی نزاکت کو محسوس کرکے کہ ممکن ہے میرا قیاس ہی غلط ہو۔ میں اس کا اظہار نہ کر سکا۔ اب میرا قیافہ صحیح نکلا۔ یہ گواہی میں کسی خوشامد سے نہیں بلکہ حقیقی طور پر بیان کرتا ہوں۔ مجھ پر انہوں نے بھی کھلے لفظوں میں کوئی انکشاف نہیں کیا۔ ممکن ہے انہوں نے سمجھا ہو۔ کہ میری طبیعت ان کا اثر قبول نہ کریگی۔ بہرحال اب الفضل کے مطالعہ سے مجھے آج سے چند برس کا پیشتر کا قیافہ صحیح ثابت ہوا۔ افسوس ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ضروری اعلانات

(۱) جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے ماتحت خاص مقامی چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کی ضرورت ہے۔ خاص مقامی چندوں سے ہر وہ چندہ مراد ہے جس کی وصولی نظارت بیت المال یا تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت نہ ہو۔ خواہ ایسا چندہ جماعتوں کی مقامی ضروریات کے لئے ہو یا مرکزی اداروں کی ایسی ضروریات کے لئے جس کے لئے براہ راست نظارت بیت المال یا تحریک جدید کی طرف سے تحریک نہیں کی گئی۔ پس اگر کوئی شخص ہنگامی چندہ جمع کرنے کے لئے کسی جماعت میں جائے تو اس سے نظارت بیت المال کی طرف سے اجازت نامہ دکھانے کا مطالبہ کیا جانا چاہیئے۔ اگر ایسا اجازت نامہ یا اس کی مصدقہ نقل چندہ جمع کرنے والے کے پاس نہ ہو تو مناسب ہوگا کہ چندہ ادا کرنے سے پہلے اس بارہ میں نظارت بیت المال سے استصواب کر لیا جائے۔

(۲) تمام وہ احباب جو کسی ایسی جگہ میں مقیم ہوں جہاں مرکز کی طرف سے جماعت نہیں اور نہ ہی کوئی جماعت ان کے قریب ہے۔ مہربانی کر کے اپنا چندہ براہ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھیجا کریں۔ تاکہ ان کا حساب الگ کھاتہ میں رکھا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان دارالقضاء

مقدمہ محمد شفیع صاحب بنام ملک فیروز علی صاحب بہت کوشش کی گئی ہے کہ مدعا علیہ پیروی کریں۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ اس مقدمہ کی سماعت ۹/۵/۵۶ کو بوقت نماز عصر مقرر کی گئی ہے۔ مدعا علیہ کو چاہیئے کہ وہ بھی اس تاریخ پر ربوہ میں پہنچ کر پیروی کریں۔ بصورت ثانی یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ محلہ دارالنصر ربوہ کا جلسہ

ربوہ ۱۶ اگست کو نماز مغرب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام محلہ میں جلسہ برکات خلافت منعقد ہوا۔ جس میں خدام کے علاوہ دیگر احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ و معتمد مجلس مرکزیہ مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب اور امین اللہ خانصاحب سالک نے خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر فرمائیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ایاز محمود احمد خاں زعیم دارالنصر ربوہ

---

(۱) داخلہ بی۔ ڈی۔ ایس (B-D-S) کورس

درخواستیں (لڑکوں اور لڑکیوں سے) ۱۰/۹/۵۶ تک بنام
Principal
de Montmorency College of Dentistry
لاہور طلب کی گئی ہیں۔ شرط۔ ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل۔ مجوزہ فارم درخواست و پراسپکٹس قیمتی ایک روپیہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے یا ڈینٹل کالج سے حاصل کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۱۲/۸/۵۶)

(۲) داخلہ ایم۔ اے (سوشل ورک)

دو سالہ کورس یکم اکتوبر سے کلاسیں کھلیں گی۔ شرط۔ گریجوایٹ۔ پراسپکٹس و فارم درخواست
Head of the Department of
Social Work, University of the Punjab
لاہور سے طلب ہوں۔ مکمل درخواستیں ۱/۹/۵۶ تک پہنچنی لازم۔ (پاکستان ٹائمز ۱۲/۸/۵۶)

(۳) جنوب مشرقی ایشیا فلپائن وظائف

کورس ۱۰ ماہ۔ راؤنڈ ٹرپ ٹورسٹ کلاس سفر ہوائی جہاز۔ دو صد ماہوار (فلپائن سکہ) الاؤنس یکصد سالانہ برائے کتب۔ رہائش مفت۔ فیس نوارد۔ شرائط: اعلیٰ قابلیت کا ڈگری سٹوڈنٹ یا پوسٹ گریجوایٹ سٹوڈنٹ
(On the field of
Humanities and Social Sciences)
The Executive Secretary, Board of
Scholarships and Exchange of

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۵۹ء ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں!

نام ——— عہدہ ——— جماعت

۱۔ ماسٹر عبدالقادر خاں صاحب۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد و امور عامہ۔ جماعت احمدیہ شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خاں
۲۔ رشید احمد خانصاحب۔ سیکرٹری مال۔
۳۔ ماسٹر غلام حیدر خانصاحب۔ سیکرٹری تعلیم " "

۱۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ سوندا ضلع شیخوپورہ
۲۔ ننھو خانصاحب۔ سیکرٹری مال " "
۳۔ محمد شہباز خانصاحب۔ سیکرٹری تعلیم و اصلاح و ارشاد " "
۴۔ نیامت خانصاحب۔ سیکرٹری زراعت " "
۵۔ عبدالرحیم خانصاحب امین " "

۱۔ چوہدری عالم علی صاحب۔ پریذیڈنٹ و امین۔ چک ۱۶/۲ جدید ضلع شیخوپورہ
۲۔ چوہدری محمد شریف صاحب۔ سیکرٹری مال۔ " "
۳۔ چوہدری عزیز احمد صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و اصلاح و ارشاد " "
۴۔ چوہدری مقبول احمد صاحب۔ سیکرٹری زراعت " "

۱۔ چوہدری علم دین صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ نواں کوٹ چک ۶/۲ ضلع شیخوپورہ
۲۔ ظفر اللہ صاحب۔ سیکرٹری مال " "
۳۔ سید محمد وارث شاہ صاحب۔ سیکرٹری تعلیم " "
۴۔ چوہدری خورشید احمد صاحب۔ سیکرٹری زراعت " "
۵۔ چوہدری غلام سرور صاحب سیکرٹری امور عامہ " "
۶۔ چوہدری نصراللہ صاحب۔ امین " "

۱۔ چوہدری علم دین صاحب۔ پریذیڈنٹ و امین۔ چک ۲۹/۲ ڈ بڑھ ضلع شیخوپورہ
۲۔ میاں رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال و تعلیم " "
۳۔ چوہدری شوق محمد صاحب۔ سیکرٹری زراعت۔ " "

۱۔ چوہدری ظفر علی صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ جماعت گکھڑ ضلع گوجرانوالہ
۲۔ ڈاکٹر حبیب اللہ خانصاحب۔ سیکرٹری مال " "
۳۔ چوہدری سلطان علی صاحب۔ جنرل سیکرٹری و امور عامہ " "

۱۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی۔ پریذیڈنٹ۔ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ
۲۔ ماسٹر مشتاق احمد صاحب۔ سیکرٹری مال " "

۱۔ میاں عبدالمالک صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ چک سکندر۔ ضلع گجرات
۲۔ چوہدری فضل الدین صاحب۔ سیکرٹری مال " "
۳۔ جمال الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد " "
۴۔ ماسٹر عبدالرزاق صاحب سیکرٹری امور عامہ " "

۱۔ حکیم مولوی ابواحمد محمد خانصاحب پریذیڈنٹ۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں
۲۔ محمد نواز خاں صاحب۔ سیکرٹری مال و امور عامہ "

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Professors for South East Asia,
University of Philippines, Diliman,
Quezon City, Philippines
سے حاصل کریں (پاکستان ٹائمز ۱۲/۸/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور قابل تقلید عملی مثالیں

جولائی کے مہینے میں دفتر اول و دوم کے بہت سے احباب جن کی تعداد ۵۱۱۶ تھی ۔ ۳۱ جولائی تک سو فیصدی وعدے پورے کر چکے تھے اور ان کے نام بھی دعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ دفتر اول و دوم کے وعدے سو فیصدی ادا کرنے کے علاوہ بعض مخلصین ۱۵ و ۲۹ جون کے خطبوں کے ماتحت جہاں وہ اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار نہایت محبت بھرے الفاظ میں اپنے آقا کے حضور پیش کر رہے ہیں وہاں وہ ۱۵ جون کے خطبہ میں جو پونڈوں کی کمی کا اظہار ہے اس میں احباب دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے کے لئے بھی عملاً پیش کر رہے ہیں چنانچہ مکرم ملک صاحب خانصاحب نون سرگودھا نے دو ہزار روپیہ کے چار چیک حضور میں پیش کئے کہ یہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت جو بیرون ممالک میں ہو رہی ہے اور اس میں روپیہ کی کمی سے حضور کو تشویش ہے اس میں دفتر سوم کے واسطے در سال بحضور ہے۔ حضور اگر اسے قبول فرما کر دعا فرمائیں تو زہے قسمت۔ اور دوسرے مخلصین کے خطوط کا خلاصہ بھی دیا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ تحریک جدید کی اہمیت اور حضور حالت نذیر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایسی قربانی کرے جو انتہائی ہو۔

— حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جون کے پڑھنے کے بعد کراچی کی لجنہ نے ایک ہنگامی چندہ برائے مبلغین جمع کرنا شروع کیا۔ اور اس کے لئے جدوجہد شروع کر دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں پندرہ سو روپیہ کی حقیر سی رقم جمع ہوئی۔ جو یہاں صدر انجمن احمدیہ کے حساب حبیب بنک میں جمع کروا دی ہے۔ جس کی رسید حضور کی خدمت اقدس میں بھیج رہی ہوں۔ حضور اس کو قبول فرمائیں مشکور ہوں گی اور دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کراچی کی لجنہ حضور کو یقین دلاتی ہے کہ ہم سب مستورات فتنہ پردازوں کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور حضور کی پوری وفاداری سے تابعدار رہیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ حضور کی اطاعت کرتی رہیں گی انشاءاللہ العزیز۔ اللہ تعالےٰ مخالفوں کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین یا رب العلمین حضور لجنہ کراچی کے لئے دعا فرمائیں۔

خان عبد الحمید خانصاحب آف ڈیرہ غازی خان نے مبلغ ایک سو روپیہ حضور کی خدمت میں ارسال کیا ہے جو میرا سال رواں کا چندہ تحریک جدید ہے۔ میرا وعدہ تو ۵۰٪ روپیہ تھا۔ مگر میں نے بطور شکرانہ کامیابی مقدمہ ۵۰٪ روپے کا اضافہ کیا ہے حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔

ذیل میں ایک مخلص مومن کا محبت نامہ جو میرے آقا اور مطاع کے حضور پیش ہوا اور اس دفتر میں آیا۔ مصلحتاً ان کا نام ظاہر کئے بغیر شائع کیا جاتا ہے۔

میرے مرشد و آقا! میری جان مال۔ میری بیوی۔ بچے سب کچھ میرے آقا پہ قربان ہوں اور میرے مولا کی لاکھ لاکھ عنایات کے ساتھ صحت و سلامتی والی لمبی عمر میرے آقا کو عطا ہو۔ میرے رحیم و کریم مولا! یہ اسلام کی کشتی کا ناخدا ہے۔ آقائے دوجہاں ﷺ کا علمبردار ہے۔ خدایا! ابد تک اس کو صحت کاملہ کے ساتھ دیر تک ہمارے سروں پہ قائم رکھ۔ تا تیرے دین کی رہنمائی ہو۔ اور دنیا سے ظلمت جلد دور ہو۔ آمین۔

حضور کو غالباً علم ہے کہ خاکسار تقریباً تین ماہ سے بندش پیشاب سے سخت بیمار ہے ایک اپریشن بھی ہوا ہے۔ اس وجہ سے میں حضور کے خطبات پڑھنے سے محروم رہا اب حضور کا ایک خطبہ بیرونی مشنوں کے خرچ کے متعلق پڑھ کر حضور کے اس درد و کرب کا اندازہ نہ کر سکا جو حضور کو اپنے غلاموں کے ساتھ ہے۔ اللہ! اللہ!! یہ کیسی محبت اور ہمدردی ہے۔ پیارے آقا آپ کا وجود باجود ہمارے لئے بے بہا قیمتی ہے اس کو خطرہ کے خطرہ میں نہ ڈالئے گا۔ ہم حضور کے لئے ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حضور کی خدمت میں ایک حقیر سی رقم دو ہزار اور پچاس روپیہ پیش ہے ازراہ کرم قبول فرما کر سرفراز فرمائیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری زندگی کے آخری وقت تک مجھے سلسلہ کی خدمت کرنے کے قابل رکھے آمین۔ حضور مجھے ابھی پیشاب کی شدید تکلیف ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے دعا کا سخت محتاج ہوں۔

حضور میری یہ خواہش ہے کہ حضور کے دست مبارک سے لکھا ہوا خط حاصل کروں۔

حضور کا غلام ....

حضور کی خدمت میں جب یہ روپیہ اور درخواست پیش ہوئی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے یہ لکھا ہے " میرے دستخط کرا کر جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھ دیں اور خط کا مال کو "

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کی تعمیل کر چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا دستخطی خط روانہ کر چکا۔ (وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ (۴)

نئے اسلامی سال کا آغاز اور چودھویں صدی کا مجدّد

" افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر۔ ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی۔ اور صدی پر بھی سترہ برس (اب تو ۹۵ برس گذر گئے۔ ناقل) گذر گئے مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے۔" اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۹

پس اگر اس وقت کوئی سچا مجدد حضرت مرزا صاحب کے علاوہ زندہ موجود تھا۔ تو اس کا فرض تھا۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر دعوےٰ کر کے امت محمدیہ کو اس گمراہی سے بچاتا۔ اور کہتا کہ لوگو! مرزا صاحب خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہیں (نعوذ باللہ) سچا مجدد اور مامور من اللہ تو میں ہوں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے بالمقابل کسی کا میدان میں نہ آنا اور نہ ہی دعوےٰ کرنا یہ بتاتا ہے کہ مجدد برحق صرف حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہی تھے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ سچا جھوٹے سے ڈر جائے اور چھپا ہوا بالکل خاموش بیٹھا رہے

بعض نے یہ بھی کہا کہ صدی کے ابتداء میں مجدد کی بعثت ضروری نہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اب تو صدی کا شروع کیا نصف بھی گذر گیا۔ صرف ۱/۴ باقی ہے جو گذر رہا ہے۔ ایک سال شروع ہوتا ہے گذر جاتا ہے۔ پھر نیا سال چڑھتا ہے ختم ہو جاتا ہے سال گذرتے جا رہے ہیں۔ صدی ختم ہونے کو آئی ہے۔ مگر ان کا مجدد اب تک نہ آیا اور نہ اس نے دعوےٰ ہی کیا۔ حق تو یہ ہے۔ ؎

یار وجو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پس ہم مسلمانان عالم کو خیر خواہی اور محض ہمدردی کے جوش کی وجہ سے نئے اسلامی سال کے آغاز پر دعوت دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فیصلوں کے مطابق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے ماتحت جس نے چودھویں صدی کے سر پر آنا تھا۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آچکا۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی روحانی فوج عظیم الشان جہاد اسلام کر رہی ہے۔ اس کے ذریعہ زبردست استحکام دین اور اشاعت کا فریضہ سرانجام پا رہا ہے۔ اسلام کا ڈنکا اکناف عالم میں بج رہا ہے۔ وہ مذہب اسلام جو حقیقت میں زندہ مذہب تھا۔ جسے اس زمانہ میں اپنے اور بیگانوں نے مغلوب کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت کے ذریعہ اس کا غلبہ دنیا پر واضح کیا جا رہا ہے اور سخت سے سخت دشمن اسلام بھی اب خائف و ہراساں ہے اور اسے اپنی شکست اور اسلام کی فتح تسلیم کرنی پڑی ہے

بھائیو! دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ نہ معلوم کب آ جائے اسلئے ضروری ہے۔ کہ مرنے سے پہلے اس امام حق کو تلاش کرے اور خدا تعالےٰ کے سچے مامورین کو قبول کرے۔ اگرچہ عظیم الشان تائیدی نشانات نے مجدد صدی چہاردہم کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ تا ہم اگر آپ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ تو کم از کم خدارا نیک نیتی سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ اور دلائل کو ایک دفعہ سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کیجئے تا خدا تعالےٰ کے حضور شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

درخواست دعا

میں عرصہ تین سال سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق یہ ہڈیوں کی ٹی۔ بی ہے۔ سخت تکلیف ہے احباب میرے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامل صحت والی زندگی عطا فرمائے

محمد شریف محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

حیدرآباد کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی قابل قدر امدادی مساعی

بیس ۲۰ ہزار مصیبت زدگان میں کھانے اور دیگر اشیاء خوردنی کی تقسیم

جب سے سیلاب نے حیدرآباد اور اس کے نواحی علاقے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی امدادی پارٹیاں ریلیف کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے کر رہی ہیں۔ انہوں نے پانی کی نکاسی کا انتظام کر کے سینکڑوں مکانوں کو گرنے سے بچایا ہے۔ علاوہ ازیں مصیبت زدگان میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کرنے میں بھی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی امدادی سرگرمیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ان کے کام کے متعلق مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی حیدرآباد کی طرف سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:-

حیدرآباد میں مسلسل موسلادھار بارشوں کی وجہ سے نشیبی علاقوں میں ہر طرف پانی ٹھہرا ہوا ہے۔ بے شمار مکانات گر رہے ہیں۔ اور لوگ مختلف امراض کا شکار بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ اپنی مدد آپ کرنا سیکھیں۔ اور اجتماعی جدوجہد سے کام لیں۔ عام طور پر لوگوں کی توجہ میونسپلٹی کی طرف لگی رہتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ میونسپلٹی کے محدود ذرائع ایسے وسیع ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کی گنجائش نہیں رکھتے۔

ان حالات میں ہماری مجلس پورے زور سے کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلائے اور ساتھ ساتھ "اپنی مدد آپ کرو" کی اہمیت بھی ان پر واضح کرے۔ ہمارے نوجوانوں میں خدا کے فضل سے میڈیکل طالب علم اور ڈاکٹر بھی ہیں۔ جو کہ مریضوں کو مفت انجکشن لگاتے ہیں اور دوائیاں تقسیم کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے نادار بھائیوں کی خدمت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد کے ایک حلقہ لیاقت کالونی میں چاروں طرف تین تین فٹ پانی بھرا ہوا تھا۔ ہمارے بعض نوجوانوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے پانی کے اخراج کے لئے اپنے ہاتھوں سے نالیاں بنائیں۔ اور گندے پانی کو بڑے نالے میں گرایا۔ اور سینکڑوں مکانات کو گرنے سے بچایا۔ پانی نکالنے سے پہلے کئی کچے کوارٹر گر چکے تھے۔ اگر پانی نہ نکالا جاتا تو خدا جانے کس قدر جانی نقصان ہوتا۔ کوٹڑی میں بھی خدام نے اسی طرح کام کیا اور بندگان خدا کو مصیبت سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔

۱۴ راگست خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی ایک پارٹی نے مورخہ ۵۶/۸/۱۴ کو ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک کچا قلعہ سے لطیف آباد منتقل ہونے والے دو ہزار مرد عورتوں اور بچوں میں دودھ۔ گھی۔ دال اور کپڑا تقسیم کیا۔ اسی طرح ڈاکٹروں نے کالرہ اور ملیریا کے انجکشن بھی لگائے۔

۱۵ راگست۔ حیدرآباد سے پندرہ میل دور کلیان بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے شہر کے شمالی حصہ میں خطرناک طور پر سیلاب آ گیا ہے۔ حکام کو بروقت اطلاع مل جانے کی وجہ سے سینکڑوں دیہات کو حیدرآباد منتقل کر دیا گیا۔ ہزاروں خاندان کل رات سے حیدرآباد میں آ کر پناہ لے رہے ہیں اور انہیں کالجوں اور سکولوں کی عمارتوں میں جگہ دی گئی ہے۔

آج دوپہر سے لے کر ۹ بجے تک حیدرآباد کے خدام نے قریباً بیس ہزار سیلاب زدگان میں کھانا تقسیم کیا۔

ہم اس موقعہ پر حکام کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خصوصاً بیگم صاحبہ مسٹر نذیر احمد صاحب کمشنر حیدرآباد۔ اور جناب ظہور احمد صاحب سیکرٹری لطیف آباد کالونی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے ہمیں خدمت کا موقع دیا اور ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس نے بھی ہمارا انتظام دیکھا تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کھانا نہایت اطمینان سے تقسیم کیا گیا ہمارے نوجوانوں کی انتھک محنت اور کوشش سے حکام بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ کیونکہ اتنے بڑے مجمع کو نہایت سکون سے کھانا دیا گیا۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کی مزید توفیق بخشے۔ (برکت اللہ محمود مربی حیدرآباد)

نئے چیف کمشنر کو کراچی میں امن و قانون برقرار رکھنے کے مکمل اختیارات دئیے گئے

لاقانونیت ختم کرنے کے سوال پر صدر اور وزیر اعظم میں مکمل اتفاق رائے

کراچی ۱۸ راگست۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت نے کراچی کے نئے چیف کمشنر مسٹر نیاز محمد خاں کو نظم و ضبط بحال رکھنے اور لاقانونیت کا سختی سے قلع قمع کرنے کے لئے وسیع اختیارات تفویض کئے ہیں۔ —— وفاقی دارالحکومت میں آج صورت حال پوری طرح قابو میں رہی تاہم شہر کے اہم مقامات پر مسلح پولیس کے دستے متعین کر دئیے گئے تھے۔ جو کسی ناگوار صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔

سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم محمد علی کے درمیان نظم و ضبط کی بحالی کے لئے انتظامی اقدامات کے متعلق مکمل اتفاق رائے موجود ہے۔

کل صدر پاکستان مسلم لیگ سردار عبدالرب نشتر نے وزیر اعظم محمد علی سے طویل ملاقات کی۔ سردار نشتر نے بعد میں اخباری نمائندوں کو اس ملاقات کی تفاصیل بتانے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صدر مسلم لیگ نے وزیر اعظم کو مجلس عمل کے فیصلے سے بھی آگاہ کیا۔ کراچی مسلم لیگ کی مجلس عمل کے نمائندوں نے بھی سردار نشتر سے بات چیت کی۔ مجلس عمل کا آئندہ اجلاس کل ہو گا۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۵۶/۸/۱۷ کے ایڈیٹوریل کے شروع میں بعض دیگر اخبارات کے ساتھ کوہستان راولپنڈی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ حالانکہ کوہستان لاہور ہونا چاہیئے تھا۔ اسی طرح اسی ایڈیٹوریل میں ایک لفظ غلط چھپ گیا ہے۔ یعنی "مکدر" کی بجائے "مقدر" لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

مخلصین جماعت کے خطوط

(بقیہ صفحہ ۵)

مگر اس میں کلام نہیں کہ حضور کی خلافت کو ہم نے صدق دل سے مانا ہے۔ اور خدا آپ کی عمر و اقبال میں برکت دے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کی خلافت کا قیام ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ خداوند کریم کو گواہ کر کے عرض کرتا ہوں کہ ہر عسر و یسر میں آپ کے ساتھ لدھیانہ ہی سے میں وابستہ ہوں۔ میں اور میرے اہل و عیال حضور اور خلافت حقہ سے مرتے دم تک وابستہ رہیں گے۔ آپ زندہ انسانوں میں خدا کے پیارے ہیں اور پھر میری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضور کو نہایت پیار و محبت سے دیکھتے تھے۔ بلکہ عاشق رہے افسوس ہے ان کی اولاد میں سے میاں عبدالوہاب بہرہ گیا۔ ایسے خلیفۃ المسیح الثانی کی ہستی فی زمانہ عاشق اسلام و احمدیت خلیفہ جو مصلح موعود بھی ہو کو شک کی نگاہ سے دیکھنا اپنے ایمان کو متزلزل کرنا اور خدا تعالیٰ سے دوری کا سودا کرنا ہے۔ خدا ہم کو حضور کی وابستگی پر قائم رکھے۔ اور اسی پر ہم عاشقانہ موت قبول کریں۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر بصحت تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔ عاجز سید صوفی عبدالرحیم لدھیانوی سپیشل ٹکٹ اگزامینر